بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

دوشنبہ

جلد ۔۔۔ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ | ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سٹاف اور طلباء کی طرف سے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس اور السید منیر الحصنی صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے شمولیت فرمائی۔ اور طلباء کے درمیان زمین پر بیٹھ کر باتیں کیں۔ اور دعا فرمائی۔

مرزا فتح محمد صاحب آف کراچی نے کل اپنے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں خاندان مولوی فرزند علی صاحب اور چند اور اصحاب شریک ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور نہایت اہم رؤیا

ہندوستان کے موجودہ سیاسی حالات کے متعلق

فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ فیض احمد صاحب گجراتی

فرمایا۔ آج رات میں نے ایک خواب دیکھی ہے۔ جو نہایت ہی اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں کئی ایک نشانات بھی ہیں۔ جیسا کہ میں بتاؤنگا۔ اللہ تعالےٰ نے جب یہ رویا دکھائی اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی۔ تو معاً خدا تعالےٰ کی قدرت نے ایک نشان دکھایا۔ جو اس رویاء کی تصدیق معلوم ہوتا تھا۔ اور بتاتا تھا۔ کہ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ہونے والا ہے۔ کیونکہ جاگنے کے بعد قانون قدرت نے فوراً ہی ایک نشان دکھا دیا۔

میں نے رویا میں دیکھا کہ میں اسی مسجد میں ہوں (مسجد مبارک میں) اور وسط مسجد میں بیٹھا ہوں۔ کچھ اور دوست بھی بیٹھے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں (تفصیل اس وقت یاد نہیں) اور معلوم ہوتا ہے کہ میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں کچھ حصہ لے رہا ہوں۔ انگریزی حکومت اسے ناپسند کرتی ہے۔ دوست مجھے کہہ رہے ہیں کہ اسکے متعلق کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ حکومت آپکے خلاف کوئی اقدام کرے۔ جو مضر اور نقصان دہ ثابت ہو۔ دوستوں کی یہ بات سنکر میں ان کو تسلی دیتا ہوں۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب وائسرائے کے نمائندے ہیں۔ جب دوستوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کرنا چاہیئے۔ تو میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے جو وائسرے کے نمائندے ہیں۔ اس کے متعلق بات چیت کرونگا۔ تا گورنمنٹ کا عندیہ معلوم ہو جائے جب میں وہاں سے اٹھ کر اس غرض کے لئے چلا۔ کہ میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو بلاؤں۔ اور میں ان دوستوں سے پرے پہنچا ہوں (حضور نے محراب کے پاس مجلس میں تشریف رکھتے ہوئے مسجد مبارک کے دائیں طرف کے دوستونوں کی طرف اشارہ کیا۔ جو سابق مسجد کے پاس ہیں۔) تو وہاں میں دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی پادری کھڑا ہے۔ اس کا قد بہت لمبا ہے۔ کوئی آٹھ نو فٹ ہے۔ وہ بڑے موٹے آدمی سے بھی دگنا موٹا ہے۔ اور ایک دیو کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ایک جبہ اس نے اپنے کندھوں پر ڈالا ہوا ایسا جبہ جو علماء یا پادری عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس پادری نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور بڑے جوش سے میری طرف جھک گیا۔ وہ مجھ سے آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگا۔ اور مجھے کہنے لگا کہ آپ کو اپنا موجودہ رویہ بدل لینا چاہیئے۔ اور یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھ پر اس بارے میں زور دیتا ہے۔ کہ آپ آزادی کی جدوجہد میں حصہ نہ لیں۔ میں اسکو ٹلاتا ہوں۔ کہ میں اس سے کیوں بات کروں۔ میں دل میں کہتا ہوں کہ میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے بات کرونگا۔ جو ایک ذمہ وار شخص ہیں (جن کو میں خواب میں وائسرائے کا نمائندہ سمجھتا ہوں) مگر وہ پادری وحشی کی طرح مجھ پر جھکتا چلا آتا ہے اور مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں۔ کہ اس کو ہٹاؤ۔ جب اسکو ہٹا دیا گیا۔ تو میر محمد اسمٰعیل صاحب نظر آئے۔ وہ مسجد مبارک کے پرانے حصہ میں کھڑے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آپ سے کچھ بات چیت کرنی چاہتا ہوں۔ مگر میں نے خیال کیا۔ کہ دوستوں کے سامنے بات کرنا مناسب نہیں۔ میں ان کو پہلے سابق مسجد کے آخری مغربی ستون کی طرف لے گیا۔ پھر وہاں بھی آدمی دیکھ کر انتہائی مغربی جہت کی طرف لے گیا۔ پھر وہاں بھی یہ خیال کر کے کہ لوگوں تک آواز پہونچ جائے گی۔ میں نے کہا چلیئے بیت الفکر میں بات کرتے ہیں (مسجد کے ساتھ کا شمالی حجرہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام عبادت و تحریر کا کام کیا کرتے تھے) میں بیت الفکر میں بیٹھ گیا اور میر محمد اسمٰعیل صاحب میرے سامنے بیٹھ گئے۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور حضرت ام المومنین نے دروازہ سے اندر جھانکا۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کہا آئیے بیٹھ جائیے۔ میں دل میں سمجھتا ہوں عورتوں کا دل نرم ہوتا ہے۔ اور حضرت ام المومنین تو بہت ہی نرم دل ہیں۔ ایسا نہ ہو ہماری باتیں سنکر ان کو تکلیف پہونچے۔ کیونکہ یہ باتیں ایسی ہیں۔ جن میں گورنمنٹ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سے ٹکر لینے کا ذکر آئے گا۔ اس لئے میں دل میں نہیں چاہتا کہ حضرت ام المومنین وہاں بیٹھیں۔ چونکہ میر صاحب نے کہا کہ آکر بیٹھ جائیں۔ میں خاموش ہو گیا۔ میں نے ان کے بیٹھ جانے کے بعد میر محمد اسمٰعیل صاحب سے کہا کہ لوگ اس اس طرح کہہ رہے ہیں۔ میں آپ سے بات کرکے اس کے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ تو گورنمنٹ آپ کو گرفتار کرکے سزا دے گی۔ مگر میں جو کچھ کر رہا ہوں بالکل ٹھیک کر رہا ہوں۔ اور میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہوں۔ اور جو کام اللہ تعالٰے نے میرے سپرد کیا ہے وہ میں نے بہرحال کرنا ہے۔ اس کے بعد میں نے جوش میں آکر کہا۔ گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ یہی کرے گی کہ مجھے قید کرے گی یا اور کوئی سزا دے دیگی۔ اگر خدا تعالٰے کا منشاء اسی طرح ہے کہ میں قید ہو جاؤں یا مارا جاؤں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدا تعالٰے کا منشاء اس طرح نہیں تو وہ خود میری حفاظت کرے گا اور پہلی ہی رات جس میں مجھے جیل میں رکھا جائیگا اسمیں ہندوستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور میں نے اس پادری کا بھی ذکر کیا۔ اور اس پر شبہ ظاہر کیا۔ کہ یہ پادری شاید گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے۔ میری بات سن کر میر صاحب نے اس امر کی تردید کی۔ کہ گورنمنٹ میرے خلاف کوئی قدم اٹھانا چاہتی ہے اور پادری کی نسبت کہا کہ اس نے مجھ سے یہ باتیں بیان کی ہیں۔ مگر وہ تو پاگل ہے۔ گورنمنٹ کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ جب میں نے یہ کہا کہ زیادہ سے زیادہ گورنمنٹ یہی کرے گی کہ مجھے قید کرے گی یا اور کوئی پھانسی سزا دے گی۔ تو ایسا کہتے وقت میرا خیال تھا کہ اماں جان کو یہ الفاظ سن کر تکلیف ہو گی۔ مگر میرا یہ فقرہ سن کر اماں جان کے چہرے پر کوئی گھبراہٹ کے آثار نہ پیدا ہوئے۔ بلکہ وہ اطمینان سے بات سنتی رہیں۔ پھر جب میں نے کہا کہ قید ہونے کے بعد پہلی ہی رات جو مجھے جیل میں آئے گی۔ اسی رات (اس ظلم کی وجہ سے خدا تعالٰے کے حکم کے ماتحت) ہندوستان کے ذمہ وار بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور انگلستان کے چوٹی کے افسر بھی مر جائیں گے۔ تو اماں جان نے کہا درست ہے۔ میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کسی بزرگ نے کہا ہے کہ خدا تعالٰے بڑے بڑے بادشاہوں کو جب وہ ظلم کریں یوں مٹا دیتا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی جس طرح مٹی کو ہموار کرنے کے لئے ہاتھ ہلاتے ہیں۔ یہ سن کر معاً مجھے خیال آیا کہ اس قول کو ایک شاعر نے بھی باندھا ہوا ہے۔ اور اس کے بعد یہ مصرع میرے ذہن میں آیا کہ ع

بنتے ہیں زمیں آسماں کیسے کیسے

یعنی کیسے کیسے بلند شان والے بادشاہ جو آسمان کی طرح بلند شان تھے خدا تعالٰے نے زمین کی طرح ہموار کر دیئے۔ اور آسمان ہونے کے بعد انہیں زمین کی طرح کر دیا۔ اس گفتگو کے دوران میں خان میر صاحب جو پہرے دار ہیں مسجد کی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے بولے۔ انہوں نے جوش سے کہنا شروع کیا۔ دو پٹھان پہرہ دار مارے گئے ہیں۔ اس کا کچھ انتظام ہونا چاہیئے ورنہ ہمارے لئے مشکل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ الزام احمدیوں کے بارے میں ہے۔ کہ احمدیوں نے پٹھانوں کو مارا ہے۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب نے انکو خاموش کرانے کے لئے کہا۔ کوئی بات نہیں کوئی بات نہیں۔ مگر مجھے خان میر کا احمدیوں پر اسطرح الزام لگانا برا معلوم ہوا۔ اور میں نے کہا کہ آج ان کی جگہ کوئی ہندوستانی پہرہ دار مقرر کر دیا جائے (تا ان کی جان خطرہ میں نہ پڑے) وہ عید الضحیہ کا دن معلوم ہوتا ہے۔ میں نماز کے لئے اٹھا ہوں۔ اور اس کمرے میں گیا ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھا کرتے تھے وہاں میاں بشیر احمد صاحب بھی موجود ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی بھی بطور مہمان آئے ہوئے ہیں۔ میں میاں بشیر احمد صاحب سے کہتا ہوں کہ گاندھی جی کی حفاظت کے لئے پہریداروں کا انتظام کریں۔ اور تاکید کرتا ہوں کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا ابھی انتظام کر دیتا ہوں۔ میں نے پھر اس بات پر زور دیا کہ دیکھیں: عورتوں سے بھی زیادہ ان کی حفاظت کی جائے۔ انہوں نے یہ سن کر تعجب سے کہا۔ عورتوں سے بھی زیادہ!! میں نے کہا ہاں وہ ہمارے مہمان ہیں۔ اور مہمان کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی تقریب رخصتانہ

آج ۴½ بجے بعد نماز عصر سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ صاحبزادی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و سیدہ ام طاہر احمد رضی اللہ عنہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدہ مذکورہ کا نکاح حضور نے سید داؤد مظفر شاہ صاحب (واقف زندگی) ابن جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان برادر جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ سے پہلے پڑھا ہوا تھا۔

ٹھیک وقت پر دولہا و ہمراہیاں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہؓ کے مکان پر تشریف لائے۔ تمام صاحبزادگان و دیگر افراد خاندان اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بڑے تپاک اور محبت سے دولہا کا استقبال کیا پھولوں کے ہار دولہا کے گلے میں ڈالے۔ اور حضور نے دعاء کے لئے چند اصحاب کو جن میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے مدعو فرمایا۔

حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی ہے۔ اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ خدا کے رحم اور فضل سے یہ تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ تکمیل پائی۔ ہم اس مبارک تقریب پر اپنی طرف سے اور تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی مدظلہ العالی۔ اور حضور کے تمام خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ نیز ہم سید محمود اللہ شاہ صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب اور ان کے تمام خاندان کو بھی مبارک عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے ان پر بہت بڑا فضل و کرم کیا ہے

بیگم صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئیں:۔ لنڈن ۹ نومبر۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1025

جب آنکھ کھلی اور میں خواب کے اس حصے پر غور کرنے لگا کہ اگر مجھے قید کیا گیا۔ تو جیل میں پہلی رات ہی جو مجھے آئے گی۔ اس میں خدائی قہر سے ہندوستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ تو ابھی اس پر ایک منٹ بھی پورا نہ گزرا تھا۔ کہ یکدم زلزلے کے دو جھٹکے آئے (اس وقت عین بارہ بجے کا وقت تھا) میں نے گھر والوں کو جگا کر بتایا۔ تو پہلے تو انہوں نے کہا کہ یہ وہم ہی نہ ہو۔ مگر میں نے کہا وہم نہیں۔ بلکہ میں جاگ رہا تھا۔ جب زلزلے کے جھٹکے آئے۔ پہلے شمال کی طرف والا دروازہ ہلا۔ پھر جنوب والا دروازہ ہلا۔ تب انہوں نے کہا ٹھیک ہے زلزلہ ہی تھا۔ کیونکہ بجلی کا لیمپ جو سر پر لٹک رہا ہے زور زور سے ہل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خدا تعالےٰ نے دو نشان دکھائے ہیں۔ ادھر خواب میں بھی دو ملکوں کے بڑے افسروں کے مر جانے کا ذکر تھا۔ اور ادھر زلزلے کے بھی دو جھٹکے آئے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ اگر ایسا ظلم ہوگا۔ تو انگلستان اور ہندوستان دونوں ملکوں کے ظالموں پر تباہی آئے گی

اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے کہ شائد بعض پادری اور ان کے ہمدرد ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں رخنے ڈالنے کی کوشش کریں۔ اور لوگوں کو راغب کرنے کے لئے ان لوگوں کی طرف سے مشہور کیا جائے۔ کہ حکومت بھی ان کے ساتھ ہے اور اندر سے ہندوستان کی آزادی کی حامی نہیں ہے۔ کیونکہ رؤیا میں میر صاحب نے جن کو میں نے حکومت کا نمائندہ سمجھا ہے۔ حکومت کو اس الزام سے بری قرار دیا ہے۔ اور پادری کی حرکت کو غیر حکومتی کوشش قرار دیا ہے۔ اس رؤیا میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ ہندو مسلمان کی صلح ہونی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کی حفاظت انہیں کرنی چاہیئے۔ اور اسلام کی ترقی کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ گاندھی جی تو ہمارے مہمان ہیں اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ کتنے بھی انقلابات آئیں آخر اسلام ہی جیتے گا۔ کیونکہ مہمان کا لفظ عارضی طور پر آنے والے کے لئے بولا جاتا ہے۔ پس اس فقرہ سے یہ مطلب ہے کہ ہندو مذہب ہندوستان میں عارضی ہے آخر اسلام ہی پھیلے گا۔ اور ممکن ہے کسی وقت خود گاندھی جی بھی قادیان آئیں۔ میں تو سیاسیات سے الگ رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سوائے اس کے کہ ہندوؤں کو بھی نیک مشورہ دے دیا۔ اور مسلمانوں کو بھی نیک مشورہ دے دیا یا مصیبت زدہ کے حق میں اور ظالم کا ظلم روکنے کے لئے کسی کو تنبیہہ کر دی۔ اس سے زیادہ کبھی نہیں کیا۔ مگر اب متواتر اس قسم کی خوابوں رؤیا اور کشوف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے ہندو مسلم صلح کے لئے یا ہندوستان کی آزادی کے لئے کسی اقدام کے لئے دھکیل رہا ہے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ کس رنگ میں ہوگا۔ آیا صرف دعاؤں کے ذریعہ سے یا نصیحت کے ذریعہ سے یا اس سے زیادہ کسی عملی اقدام کے ذریعہ سے جب وقت آئے گا خود یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔ بہرحال ہماری جماعت میں سے ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ اور پختہ عزم کر لینا چاہیئے کہ کچھ بھی ہو۔ وہ تبلیغ اسلام سے پیچھے نہ ہٹے گا آئندہ قریب کے زمانے میں بڑے بڑے تغیرات رونما ہونے والے ہیں۔ اور وہ باتیں بھی آنے والی ہیں۔ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتیں۔ ہماری جماعت کو دن رات دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ موجودہ بے چینی اور بدامنی کو دور فرمائے۔ آمین

چندہ تحریک جدید اور ۳۰ نومبر

۳۰ نومبر تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ہے۔ اسلئے ایسے مجاہدین کی خدمت میں جو کسی وجہ سے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کو جو انہوں نے اپنے امام کے حضور اپنی خوشی اور مرضی سے کیا تھا مقررہ میعاد کے اندر پورا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید

ستیارتھ پرکاش کے متعلق گاندھی جی کے دو متضاد بیان

گاندھی جی کے بیان کی بنیاد ہی غلط ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی نے اپنے اخبار "ہریجن" میں "سندھ میں ستیارتھ پرکاش پر پابندی" کے عنوان سے آریہ سماج کی تائید میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ

"آریہ ساجیوں کی نظروں میں ستیارتھ پرکاش کا وہی درجہ ہے۔ جو مسلمانوں کی نظروں میں قرآن اور عیسائیوں کی نظروں میں بائیبل کا ہے۔ یہ تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ متنازعہ لٹریچر پر پابندی لگائی جائے۔ اگرچہ اس وقت ذمہ دار حکومتیں اس سلسلہ میں بھی اپنے اختیارات کو استعمال کرنے پر تیار نہیں۔ مگر کسی دھارمک پستک پر پابندی لگانا شرارت انگیز ہے۔" (پرتاپ ۵ نومبر ۱۹۴۶ء)

گاندھی جی نے حکومت سندھ کی ستیارتھ پرکاش پر پابندی کو اس لئے نادرست قرار دیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا درجہ آریوں کے ہاں ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید کا اور عیسائیوں کے ہاں بائیبل کا ہے۔ گاندھی جی کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ یا تو انہیں ابھی تک یہ معلوم ہی نہیں کہ قرآن مجید اور بائیبل کا درجہ ان کے ماننے والوں کی نظروں میں کیا ہے۔ اور یا پھر انہوں نے خواہ مخواہ غلط ملط سے کام لیا ہے۔ مسلمان قرآن مجید کو الہامی کتاب مانتے ہیں۔ اس کے ایک ایک لفظ کو خداوند تعالےٰ کا کلام جانتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی انسانی مداخلت کے قائل نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا فرستادہ یقین کرتے ہیں۔ بیشک آپ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ مگر اس میں آپ کا کوئی دخل نہ تھا۔ بائیبل کو عیسائی بھی الہامی کتاب مانتے ہیں۔ جو مختلف انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں آریہ سماج نے کبھی بھی ستیارتھ پرکاش کو خدا کا کلام قرار نہیں دیا۔ اور نہ ہی آریہ سماج ویدوں کے بعد نزول الہام کی قائل ہے۔ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند جی کی اپنی تصنیف ہے۔ اسے الہامی کتب کے زمرہ میں پیش کرنا خلاف واقعہ اور غلط ہونے کے علاوہ الہامی کتب کی توہین بھی ہے۔ اور پھر آریہ سماج کے مسلمات کے بھی مخالف ہے۔

گاندھی جی نے اپنے ۱۹۲۴ء کے مشہور بیان دربارہ ستیارتھ پرکاش میں ستیارتھ پرکاش کو آریوں کی انجیل کہہ دیا تھا۔ اس پر سارے آریہ سماج گاندھی جی کے گلے کا ہار بن گئے تھے۔ اور بھلے بندوں انہوں نے گاندھی جی کے بیان کو غلط قرار دیا تھا۔ دو اقتباس درج ذیل ہیں۔

(۱) آریہ اخبار "پرکاش" لاہور کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا۔

"انہوں (گاندھی جی) نے رشی دیانند کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کو آریہ سماج کی انجیل لکھا ہے۔ اس سے بڑھ کر اگیانت (جہالت) کیا ہو سکتی ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش آریہ سماج کی انجیل ہے۔ اس کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے سوامی دیانند اور آریہ سماج کو بالکل نہیں سمجھا۔ آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش کو ہرگز وہ درجہ نہیں دیتے۔ جو عیسائیوں نے انجیل کو دے رکھا ہے۔ آریہ سماج کی انجیل وید ہے رشی دیانند نے آریہ سماج کے لئے ایک اور صرف ایک پستک پرمانک (مستند) قرار دی ہے اور وہ وید ہے ... ستیارتھ پرکاش کو آریہ سماج کی انجیل کہہ کر مہاتما جی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہوں نے رشی دیانند جی کی پوزیشن کو بالکل نہیں سمجھا۔" (اخبار پرکاش ۸ جون ۱۹۲۴ء)

(۲) لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے لکھتے ہیں۔

"مہاتما جی نے ہمارے صحیفہ ایک اور بے انصافی کی ہے ستیارتھ پرکاش کو آریوں کی انجیل بتایا ہے۔ جو کہ سراسر غلط ہے۔ عیسائی انجیل کو الہامی سمجھتے ہیں۔ مگر آریہ لوگ ستیارتھ پرکاش کو الہامی نہیں مانتے۔ اسے وہ ایک انسانی پستک مانتے ہیں ہم صرف وید کو الہامی مانتے ہیں"

(آریہ گزٹ ۱۲ جون ۱۹۲۴ء ص ۵)

معتبر آریوں کے ان اقتباسات سے واضح ہے کہ آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو انسانی تصنیف مانتی ہے۔ اسے الہامی نہیں مانتی۔ اور وہ اسے آریوں کی انجیل قرار دینے کو جہالت اور بے انصافی کہتی ہے۔ آریہ لوگ انجیل کے مقابلہ پر وید کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کو الہامی قرار دیتے ہیں۔ پس مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہے کہ گاندھی جی نے حکومت سندھ کی ستیارتھ پرکاش پر پابندی کو جس بنا پر "اپنے مہذبانہ الفاظ میں شرارت انگیز" کہا ہے وہ بنیاد سراسر غلط اور آریہ سماجی مسلمات کے بھی خلاف ہے اس لئے گاندھی جی کا بیان موجودہ حالات میں بے موقعہ اور جلتی پر تیل کا کام دینے والا ہے۔

گاندھی جی اپنے تازہ بیان میں "متنازعہ لٹریچر پر پابندی" کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اور ۱۹۲۴ء کے بیان میں وہ صاف اقرار کر چکے ہیں کہ:-

"سوامی دیانند نے سچائی اور صرف سچائی پر کھڑے ہونے کا دعوی کیا ہے۔ لیکن انہوں نے نہ جانتے ہوئے جین دھرم۔ اسلام اور عیسائیت اور خود ہندو دھرم کو غلط طور پر ظاہر کیا ہے جس شخص کو ان مذاہب کا سرسری علم بھی ہوگا وہ بآسانی ان غلطیوں کو معلوم کر سکتا ہے۔ کہ جن میں اس اعلےٰ ریفارمر کو ڈالا گیا ہے"

اب گاندھی جی سیاست سے ذرا بالا ہو کر خود ہی فرمائیں۔ کہ کیا ایسی کتاب کو الہامی قرار دیا جا سکتا ہے اور کیا ایسی غلط بیانیوں پر مشتمل کتاب پر حفظ امن کی خاطر پابندی عائد کرنا ناروا ہے؟ مجھے اس جگہ اس سے سروکار نہیں کہ سندھ حکومت کی پابندی قائم رہے یا نہ رہے مگر سوال یہ ہے کہ گاندھی جی اتنے بڑے لیڈر ہونے کے باوجود ستیارتھ پرکاش کی حمایت میں جنبہ داری کا یہ نامناسب رویہ کیوں اختیار کر رہے ہیں؟ کیا گاندھی جی کو معلوم نہیں کہ ستیارتھ پرکاش کے آخری ابواب میں عیسائیت کے بانی سکھ ازم کے بانی۔ ہندو دھرم کے بعض مقدس بزرگوں اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کس قسم کی ناشائستہ زبان استعمال کی گئی ہے۔ کیا کوئی منصف مزاج آدمی اسے مذہبی تنقید کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ ابواب تو ہادیان مذاہب اور الہامی کتابوں پر نکتہ چینی کر کے ان کے پیروؤں کے دلوں کو زخمی کرنے کے لئے مخصوص ہیں۔ حیرت ہے کہ گاندھی جی سیاسی لیڈری کے مدعی ہوتے کے باوجود اور اپنے ۱۹۲۴ء کے بیان کے باوجود۔ آج ستیارتھ پرکاش کی ناجائز حمایت کر کے جملہ مذاہب کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔

ابو العطاء جالندھری

کامیابی

صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے الفضل میں دعا کی تحریک چھپتی رہی ہے اب احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف خدا تعالےٰ کے فضل سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پنجاب یونیورسٹی کے آخری امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور مسلمانوں میں چھٹے نمبر پر آئے ہیں۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

اسلام کا پیش کردہ نظریۂ اتحاد اور غیر مسلم

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

قالت الیھود لیست النصارٰی علےٰ شیئٍ وقالت النصارٰی لیست الیھود علیٰ شیئٍ (البقرہ ع ۱۴)

یعنی یہودیوں نے کہا کہ نصاریٰ کسی سچی بات پر قائم نہیں ہیں اور نصاریٰ نے یہودیوں کی نسبت ایسا خیال کیا۔

یہی عقیدہ ہندو مت والوں کا ہے کہ بجز اگنی وایو۔ ادت اور انگرا کے کسی اور انسان سے خدا تعالےٰ ہمکلام نہیں ہوا۔ برعکس اس کے اسلام اس امر کا مدعی ہے۔ کہ چونکہ خدا رب العلمین ہے۔ اس لئے اس کی ربوبیت عامہ نے چاہا کہ وہ سب قوموں کو نوازے اور ان کیلئے رشد و ہدایت کا سامان کرے سو اس نے ایسا کیا کہ مختلف قوموں اور ملکوں کی رہنمائی کے لئے نبی اور رسول بھیجے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے

ولقد بعثنا فی کل امۃٍ رسولاً (نحل ع ۵)

پھر فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر ع ۳) حقیقت میں دیکھا جائے تو قرآن کریم کا یہ فرمودہ اصل قوموں میں باہمی اتحاد اور یگانگت پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اگر تمام قومیں اس اصل پر کاربند ہو کر سب نبیوں اور رسولوں کو خدا کی طرف سے سچا اور راستباز یقین کر لیں تو اس کے نتیجہ میں آئے دن کی خانہ جنگیاں ختم ہو کر حقیقی امن و امان قائم ہو سکتا ہے ایمان بالرسل کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے

قولوا اٰمنا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النّبیّون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون (پ ۱ ع ۱۶)

اس تعلیم پاک کے زیر اثر مسلمانوں نے تو تمام قوموں اور ملکوں کے نبیوں اور رسولوں کی نبوت و رسالت پر یقین کرنا ایمانیات میں سے قرار دینا ہی تھا۔ لیکن ہمارا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اب آہستہ آہستہ غیر مسلم بھی اس اسلامی نظریہ کو بنظر تحسین دیکھ رہے ہیں۔ خصوصاً موجودہ کشمکش میں جبکہ ہندو مسلم فسادات کے باعث ہزاروں انسان موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ نہایت ضروری امر ہے کہ اس آواز کو بلند کیا جائے تا سب قومیں بلا تمیز مذہب و ملت اس نظریہ کو اپنا کر اپنے مستقبل کو روشن بنا لیں۔

حال ہی میں پنڈت سندر لال صاحب مصنف بھارت میں انگریزی راج "حضرت محمد اور اسلام" "گیتا اور قرآن" وغیرہ نے بیس ۲۰ صفحات پر مشتمل ایک ٹریکٹ لکھا ہے۔ اس میں جہاں اور کئی ایک مقامات پر تمام نبیوں اور رسولوں کو صادق قرار دیا گیا ہے۔ وہاں ص ۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"ان سب مذہبوں کے بانی اور دوسرے مہاپرش بھی جیسے ویدوں کے رشی رام کرشن۔ زرتشت۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ بدھؑ۔ مہاویر عیسیٰؑ اور محمدؐ جن میں سے ہر ایک تمام دنیا کیلئے رحمت اور بلا تفریق ملک۔ قوم اور مذہب کے تمام بنی نوع کی یکساں میراث۔ سب کے لئے مایۂ ناز اور سب کے لئے قابل احترام ہیں۔ سب ایک سرے سے صاف الفاظ میں اور چلّا چلّا کر کہتے چلے آئے ہیں۔ کہ ہم کوئی نیا مذہب قائم نہیں کر رہے۔ ہم صرف اسی کو دہرانے یا تازہ کرنے کے لئے آئے ہیں کہ جو دنیا کے شروع سے ہم سے پہلے کے اوتار پیغمبر تیرتھنکر یا مہاپرش کہتے آئے ہیں۔ یہ بات دنیا کی تمام مذہبی کتابوں میں بار بار کہی گئی ہے"

پھر صفحہ گیارہ پر لکھتے ہیں۔

"یہ بات کہ دنیا کے سب دھرم سچے ہیں۔ سب شروع سے ایک ہی سچائی کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ اصلی دھرم تمام انسانوں کے لئے ایک ہے اور غلطی صرف الگ الگ مذہبوں کے ماننے والوں کے اپنے اپنے دھرم کو نہ سمجھنے اور ان پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھیک ٹھیک عمل نہ کرنے میں ہے دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں اتنی صاف صاف اور بار بار نہیں کہی گئی جتنی قرآن میں دھرم کے نام پر الگ الگ گروہ بندی کو کسی کتاب نے اتنا صاف صاف بُرا نہیں کہا۔ جتنا قرآن نے“

اسی سلسلہ میں صفحہ تیرہ ۱۳ پر رقمطراز ہیں کہ ”قرآن ہر مسلمان کے لئے سب رسولوں اور سب دینی کتابوں کو ماننا ضروری بتاتا ہے رسولوں میں کوئی فرق نہیں کرتا اور جو لوگ اس طرح تفریق کرتے ہیں۔ انہیں کافر (کافرون حقا) کہکر بیان کرتا ہے۔ اس طرح کے مسلمان اس وقت بھی موجود ہیں جو جب کبھی رام۔ کرشن یا بدھ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو حضرت رام علیہ السلام۔ حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت بدھ علیہ السلام کہہ کر اسی طرح کے الفاظ سے ان کا احترام کرتے ہیں۔ جس طرح کہ لفظوں سے وہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ناقل) یا دوسرے پیغمبروں کو یاد کرتے ہیں“

پنڈت صاحب نے ان سطور میں جس امر کو بیان فرمایا ہے۔ واقعی وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اس بات کا روز وشب اعلان کر رہی ہے۔ کہ جملہ انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے اور سب کی نبوتوں پر ایمان لانا ایک مسلمان کے لئے لازمی امر ہے۔ چنانچہ ۳ نومبر کو ہندوستان کے اکثر مقامات پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کو موقعہ دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے بزرگوں کی سیرتوں پر روشنی ڈال کر اس بات کا اعلان کریں۔ کہ دیگر مذاہب کے بزرگ بھی خدا ہی کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے مبعوث کئے گئے۔ چند سالوں سے یہ یوم پیشوایان مذاہب جماعت احمدیہ کی طرف سے ہندوستان کے طول وعرض میں منایا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں بہت حد تک مذہبی لحاظ سے مختلف الخیال انسان ضد و تعصب کو چھوڑ کر باہمی اتحاد اور صلح و آشتی سے رہنا اپنا فرض قرار دے چکے ہیں اور اس طرح

اختلافات کی خلیج آہستہ آہستہ کم ہوتی نظر آرہی ہے پنڈت صاحب نے اپنے ٹریکٹ کے صفحہ ۷ پر اس امر پر بھی خاص زور دیا ہے۔ کہ سب انسانوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ فرماتے ہیں کہ ایسے۔

”دو اصولوں پر عمل کرنے میں ہی سب کا بھلا ہے اس لئے اخلاق کے یہ اصول ہی فرد اور سماج دونوں کی بہبودی اور ترقی کے بنیادی اصل ہیں“ اس بات میں بھی مسلمان دوسری قوموں سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ پیش پیش ہیں۔ چنانچہ لالہ دیوان چند صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل آف قصور لکھتے ہیں۔

”آج ہندو سوراجیہ کی کشمکش میں اس قدر غلطاں ہیں کہ اپنی قومی ہستی کا احساس ان میں دن بدن کم ہو رہا ہے اس کے برعکس اسلام کی اخوت اور حریت ان کو ایک زبردست منظم جماعت بنا چکی ہے اسلام کی مساوات اور وحدانیت ان کے مشترکہ قومی احساس کو مضبوط کرتی ہے اور ہندوؤں کے ذات پات چھوت چھات اور بیحد فرقہ بندی ان کو مقابلہ میں کمزور اور نکما بنا رہی ہے۔ اسلام کے پھیلاؤ کا کارن اس کا سادہ کم خرچ اور غریبوں کے لئے مفید اور دلکش سوشل سسٹم ہے غریب ہندوؤں کی لڑکیاں تو ابر لے لیتے ہیں۔ مگر لڑکے

زیادہ تر کنوارے رہ جاتے ہیں بے شمار سادھو اور دھواؤں کے کارن ہندو ہر چالیس سال کے بعد دو فیصدی کم ہو جاتے ہیں اور مسلمان پانچ فیصدی بڑھ جاتے ہیں۔ اسلامی حکومت کے دوران میں مسلمانوں کی تعداد مقابلتاً بہت کم تھی۔ مگر ہندوؤں کے مظالم اور اسلام کے سوشل سسٹم کی سادگی اور سب کے لئے مفید ہونے کے کارن سے گذشتہ سو سال میں مسلمانوں کی ترقی حیرت انگیز ہوئی ہے۔ اور جو پولیٹیکل نتائج اس سے برآمد ہوتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگر ہندوؤں

عید الاضحیہ

کے خطبہ میں جن لوگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ دانتوں کی صفائی کے متعلق سنے ہیں۔ ان پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہوگی۔ کہ دانتوں کی صفائی کا کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے۔ مفصل خطبہ تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں منصۂ شہود میں آجائیگا۔ یہ چند حروف مجملاً بیان کئے گئے ہیں۔ تا بیرونی احباب بھی حضور کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں دانتوں کی طرف متوجہ ہوں۔ آپ آج ہی

نورمنجن

ساختہ دواخانہ نورالدین کا استعمال شروع کر دیں۔ جو کہ دانتوں کی صفائی، نظافت و پاکیزگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہے۔

شیشی اونس ۸ر شیشی دو اونس ۱۲ر

دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنے سوشل قوانین۔ رواجات اور رسومات کو مساوات سادگی اور کم خرچی کی طرف منتقل نہ کیا۔ تو بلاشبہ چند صدیوں میں ہندوستان کا نام بدلنا پڑے گا۔"

(اخبار ہندو لاہور ۴ جولائی ۱۹۳۰ء)

غرض آج بیدار مغز انسان خواہ وہ ہندو قوم سے تعلق رکھتے ہوں یا دیگر اقوام سے۔ آہستہ آہستہ اس امر کا اعتراف کر رہے ہیں کہ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جو ہر لحاظ سے تمام قوموں کی صحیح راہنمائی کر سکتا ہے۔ اور اسی کے پیش کردہ اصولوں اور آئین پر عمل پیرا ہو کر دنیا امن و راحت کا سانس لے سکتی ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے لوگ اپنے قول اور فعل سے ثابت کر دیں کہ واقعی اسلامی زندگی نسل انسانی کے لئے موجب رحمت و برکت ہے۔ قرن اول کے مسلمانوں کی عملی زندگی ہی کا یہ معجزانہ اثر تھا کہ اسلام عرب کی سرزمین سے نکل کر دنیا کے دور دراز ممالک میں بہت جلد پھیل گیا اور آج ہم احمدی بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ دنیا کی قومیں اسلام ہی کے پرچم تلے اپنی نجات سمجھیں گی۔ اور ایک ہی مذہب اسلام ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا جو اولین و آخرین کا سردار ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء قادیان کے لئے مندرجہ ذیل ٹنڈر ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء تک مطلوب ہیں اس کے بعد نہ لئے جائیں گے (۱) ٹنڈر گوشت ہر دو قسم (۲) سبزی ترکاری (۳) ٹنڈر قلعی دیگ وغیرہ (۴) ٹنڈر نانبائیاں (۵) ٹنڈر باورچیاں (۶) ٹنڈر گندم عائی آٹا و پیڑے کرائی (۷) ٹنڈر صفائی (۸) ٹنڈر ماشکیاں (۹) ٹنڈر تنور سیٹ کرائی (۱۰) ٹنڈر تیاری سٹیج (۱۱) ٹنڈر کرایہ دیگ (۱۲) ٹنڈر ڈھوئی گندم و آٹا (۱۳) جلائی روشنی بجلی و وائرنگ وغیرہ (۱۴) ٹنڈر پسائی گندم (مرزا احمد بیگ ناظم سپلائی ٹنڈر جلسہ سالانہ قادیان)

دیہاتی مبلغین کلاس کیلئے زندگیاں وقف کریں

مڈل پاس دیہاتی تمدن سے واقف۔ مخلص۔ محنتی نوجوانوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب ہی ۵۰ طلبا کی تیسری کلاس شروع ہونے والی ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کے لئے موقعہ ہے کہ وہ ۱۵ نومبر تک اپنی زندگی خدا کے دین کی خدمت کے لئے ۲۰ ... واقف کریں۔ [illegible] (ناظر دعوت و تبلیغ)

کارخانہ کشید روغن کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کشید روغن کی کمپنی کے متعلق جو اعلان فرمایا تھا۔ کمپنی کے حصص کی خرید کے وعدے مکمل ہو چکے ہیں۔ اب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے وعدے کا تقریباً چوتھا حصہ ادا کرنے کا انتظام رکھیں عنقریب مرکز کی طرف سے اس کا مطالبہ کیا جانے والا ہے۔ اور اس کی ادائیگی وقت پر ہونی ضروری ہے۔

(بہاؤ الحق وکیل الصنعت والحرفۃ للتحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل قدر

مشہور و معروف فرم "دی امپیریل کیمیکل کمپنی" جن کی لیبارٹری میں دور جدیدہ کے نہایت بیش قیمت عطریات تیار ہوتے ہیں۔ جو کہ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب شیشیوں اور پھر دلکش ڈبیوں میں پیک ہوتے ہیں۔ کی ایجنسی تمام ہندوستان کے لئے ہمارے پاس ہے۔

یہ عطر ہندوستان کے کونہ کونہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اور امریکہ میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے جا رہے ہیں۔ شرفا نہایت فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اسی فرم کا تیار کردہ "او۔ ڈی کلون" اس فن میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔

سینٹ ۱/۸/۲ روپے فی شیشی — او ڈی کلون ۱/۸/۴ روپے

مینیجنگ ڈائرکٹر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

این۔ ڈبلیو۔ ریلوے پر اپرنٹس ڈرین انگزیمینر کے طور پر تقرر کرنے کیلئے امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ۶۰ آسامیاں خالی ہیں۔ جن میں سے ۱۴ مسلمانوں کیلئے ۵۔ اینگلو انڈین اور ڈومیسائلڈ یوروپینوں کیلئے۔ ۵ سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے۔ اور ۱۲ اچھوت جاتیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ اپرنٹس شپ کی مدت کے دوران میں گذارہ الاؤنس تین سال کے لئے بحساب ۳۰ روپے۔ ۳۵ روپے ۴۰ روپے ماہوار علی الترتیب دیا جائے گا۔ اپرنٹس شپ کی کامیاب تکمیل کے بعد ماہوار تنخواہ ۱۰۵ روپے دی جائے گی۔

سکیل ۸۵۔۔۔ ۵/۴ ۔۔۔ ۶۵ روپیہ ہوگی۔ گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس قواعد کے تحت تنخواہ کے علاوہ ملیں گے۔

مزید برآں اشیاء خورد نی رعایتی نرخوں پر حاصل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

قابلیت: امیدواروں کے حسب ذیل امتحانوں میں سے کوئی ایک امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

(۱) کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ امتحان فرسٹ یا سیکنڈ میں ریاضی اور سائنس (فزکس یا کیمسٹری) لے کر پاس کیا ہو یا

(۲) سینیر یا جونیئر کیمبرج سرٹیفکیٹ اگزامینیشن یا

(۳) میٹرکولیشن اینڈ سکول لیونگ سرٹیفکیٹ اگزامینیشن فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں۔ انگریزی ریاضی اور سائنس لے کر پاس کیا ہو۔ ڈرائنگ کی سفارش کی جاتی ہے۔ لیکن ڈرائنگ ضروری نہیں

ایچیسن کالج لاہور کا ڈپلوما امتحان۔ دی انڈین آرمی سپیشل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن اگزامینیشن۔

یا

(۴) کوئی امتحان جو مذکورہ بالا شقوں (۱) تا (۳) کے بیان کردہ امتحانات میں سے کسی ایک کے معیار سے کم نہ ہو۔ اور جو این۔ ڈبلیو۔ ریلوے سروس کمیشن کے نزدیک قابل قبول ہو۔

ریاضی اور سائنس میں اعلیٰ قابلیت اور مہارت ضروری کوالیفکیشن متصور ہوگی

عمر: ۱۶ اور ۱۹ سال اچھوت جاتیوں کیلئے ۲۲ سال

درخواستیں مجوزہ فارموں پر ارسال کی جائیں یہ فارم این ڈبلیو ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکیں گے۔ درخواستیں سیکرٹری این۔ ڈبلیو۔ ریلوے سروس کمیشن ۴۳ لارنس روڈ لاہور کو ارسال کی جائیں:۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۶ء

مکمل تفصیلات ٹکٹ لگا ہوا اور پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیجکر سیکرٹری سے حاصل کی جائیں:۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پٹنہ ۱۰ نومبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ بہار میں فرقہ دارانہ فساد کا زور یقینی طور پر ختم ہو گیا ہے۔ پہلے صوبے کے طول و عرض میں کوئی اہم واردات نہیں ہوئی۔ مسلم لیگ بنگال کا جو وفد مسٹر اے۔ کے فضل الحق کی سرکردگی میں آیا ہوا تھا۔ وہ واپس کلکتہ روانہ ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ بنگال کے لیبر منسٹر مسٹر شمس الدین احمد نے ایک بیان میں کہا۔ امید ہے۔ کہ بہار سے آمدہ خبروں کی بنا پر گاندھی جی اب برت رکھنے کا ارادہ چھوڑ دیں گے۔ اور پوری دوا کا استعمال کرنی شروع کر دیں گے۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا۔ مجھے پٹنہ سے دو تار ملے ہیں۔ جن میں میرے برت کا ارادہ ظاہر کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ اس ارادہ سے لوگوں کو فسادات کے دوران میں اپنا بچاؤ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے کہا۔ میں نے یہ برت رکھنے کا ارادہ ہرگز دھمکی دینے کی نیت سے نہیں کیا تھا۔ بہار میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ جس قسم کا سلوک کیا۔ وہ یقیناً بدترین قسم کی فرقہ پرستی ہے۔ اس سے ہندوستان کی آزادی کا دن پہلے سے بہت دور ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کے سیکرٹری سردار شوکت حیات خان نے ایک بیان میں اپیل کی ہے۔ کہ مسلمانان پنجاب صوبہ میں امن قائم رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ مسلم اکثریت کے صوبوں میں اگر ہم غیر مسلموں کی جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ تو یقیناً اس سے ہندو اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی حفاظت ہو گی۔

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۶-۱۷ نومبر کو صوبائی اور مرکزی لیجسلیچروں کے اچھوت ممبروں کا ایک کنونیشن منعقد ہو گا۔ جس میں دستور ساز اسمبلی کے اچھوت ممبر بھی شریک ہوں گے۔

پشاور ۱۰ نومبر۔ خان عبدالغفار خان نے ایک بیان میں فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ یہ ایک نہایت وحشیانہ فعل ہے۔ کہ محض مذہبی اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے پر حملے کئے جائیں مذہب ہرگز اس قسم کے مذموم فعل کی اجازت نہیں دیتا۔

پٹنہ ۱۰ نومبر۔ آج شام کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بہار کے فساد زدہ رقبہ میں پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے آج کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی۔

پٹنہ ۱۰ نومبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے ایک ممبر خان آف ممدوٹ۔ مسٹر دولتانہ اور فیروز خان نون بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گئے ہیں مولانا داؤد غزنوی پہلے ہی یہاں آئے ہوئے ہیں۔

میرٹھ ۱۰ نومبر۔ فساد پر قابو پا لیا گیا ہے اس وقت تک پندرہ اشخاص ہلاک اور ۹۰ مجروح ہو چکے ہیں متاثرہ رقبہ میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس اور فوج بازار میں گشت کر رہی ہے۔

بنارس ۱۰ نومبر۔ ایک ڈاکٹری رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔

نیویارک ۱۰ نومبر۔ اتحادی اقوام کی اسمبلی کے جنرل اجلاس میں مصری نمائندہ نے رنگ اور نسل کی بنا پر ظلم کرنے کی مذمت میں ایک تحریک پیش کی۔ ہندوستان اور سعودی عرب کے نمائندوں نے اس کی حمایت میں پرزور تقریریں کیں۔

محترمہ صفورہ بیگم صاحبہ آنریری مجسٹریٹ

تحریر فرماتی ہیں۔ آپ کا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ میں نے اور میرے شوہر محترم نے استعمال کیا ہے۔ بیحد مفید اور مجرب ہے۔ یہ تمام انگریزی ادویات کے مقابلہ میں زود اثر اور ہر گھر میں موجود رہنے کی چیز ہے۔ سرمہ جواہر والا پانچ روپے شیشی ٹھنڈا سرمہ دو روپے شیشی ملنے کا پتہ:-

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

اعلان ولادت

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام محمد شمیم رکھا گیا ہے۔ مولود کے خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمن انور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هو الشافی

درد دندان کی انمول دوا دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید مرض میں مبتلا ہوں۔ اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس آزمائش کے لئے تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان پنجاب

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۔۔ ۲ ۔۔ ۱

ملیالم زبان کی بے جلد ۔۔ ۔۔ ۱

گجراتی " " ۔۔ ۱۲ ۔۔

کنٹری " " ۔۔ ۸ ۔۔

اردو " بے جلد ۔۔ ۵ ۔۔

تیلنگی " " ۔۔ ۸ ۔۔

مرہٹی " " ۔۔ ۔۔ ۱

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے معہ محصول ڈاک

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

ہمیں ایک قابل تجربہ کار محنتی اور دیانتدار سٹور کیپر کی ضرورت ہے BOOK KEEPING جاننے والے اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی منیجر پرسیلین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

دہلی ۶ نومبر مسٹر جناح نے عرب نیوز ایجنسی کے ایک نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ مستقبل قریب میں تمام اسلامی ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس دہلی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں عالم اسلام کے مشترک مسائل پر غور ہوگا۔ اس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز قاہرہ کے اسلامی حلقوں کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ اور مصری زعماء نے آل انڈیا مسلم لیگ کے لیڈروں کو اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لکھا۔

معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے "ڈان" کے ایڈیٹر مسٹر الطاف حسین قاہرہ جائیں گے۔ وہ مصر اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے اسلامی ملکوں کے لیڈروں سے مل کر اس کانفرنس کے انتظامات کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔ مصر۔ ایران۔ افغانستان عراق۔ فلسطین اور شام کے علاوہ سعودی عرب کے نمائندے بھی اس کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ کوشش کی جائیگی کہ ترکی کے نمائندے بھی اس کانفرنس میں شامل ہوں۔

پٹنہ ۹ نومبر حکومت بہار کی طرف سے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فسادات بہار پر قابو پالیا گیا ہے۔ بہار کے وزیر اطلاعات نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ۷ نومبر کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا تھا کہ پاؤنا ڈسٹرکٹ میں اگرادسا کے علاقہ میں چار پانچ سو اشخاص ہلاک ہوئے۔ یہ اطلاع غلط ہے۔ صرف چودہ پندرہ اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔

میرٹھ ۹ نومبر میرٹھ میں بھی چھرا گھونپنے کے واقعات ہوئے ہیں ۲۴ گھنٹوں کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے ایک جگہ گولی چلائی جس سے جانی نقصان بھی ہوا۔ وزیر اعظم یو۔پی پنڈت پنت اور ہوم منسٹر مسٹر رفیع احمد قدوائی میرٹھ پہنچ گئے ہیں۔

لکھنؤ ۹ نومبر آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یو پی کے علاقہ کے فوجی حکام سول حکام کی مدد سے گڑھ مکتیشور کے علاقہ میں فسادات کو دبانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ شہر اور اس کے نواحی علاقوں میں فوجی دستے بھیج دئے گئے ہیں گڑھ مکتیشور کا میلہ منتشر ہونے کے بعد ضلع میں دور دور فساد پھیل گیا ہے دشوار گذار راستہ اور مواصلات کے غیر تسلی بخش ہونے کے باعث ابھی یہ بتانا مشکل ہے۔ کہ فساد کہاں کہاں پھیلا ہے۔

پٹنہ ۹ نومبر آج وائسرائے بہار کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس دہلی پہنچ گئے۔ پنڈت نہرو بھی دہلی واپس پہنچ گئے ہیں مولوی آزاد نے آج نمائندہ پریس کو بتایا۔ کہ بہار میں جو مصیبت نازل ہوئی ہے۔ وہ انسانیت کے نام پر بدنما داغ ہے گو اب صورت حالات پر قابو پایا جا رہا ہے۔ لیکن یہ دعوے نہیں کیا جا سکتا کہ بہار سے خطرہ بالکل دور ہو گیا۔

نیو دہلی ۹ نومبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی ۱۴ نومبر کو شام کے ۵ بجے بی بی سی ریڈیو پر ہندوستان کے متعلق تقریر کریں گے۔

پٹنہ ۹ نومبر بہار سے آمدہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہاں کانگرسی مسلمان بھی ہندو تشدد سے محفوظ نہیں رہ سکے بہار پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر پروفیسر عبدالباری کو ہندو علاقہ سے اپنے بیوی بچوں کو دوسری جگہ منتقل کرنا پڑا۔ پٹنہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سابق نائب صدر مولوی ظہیر قاسم کو ان کے گاؤں سے غنڈوں نے بمشکل چھڑایا گیا۔ ان کے گھر کو نذر آتش کر دیا گیا

نیویارک ۹ نومبر۔ اتحادی اسمبلی میں شامل ہونے والے ہندوستانی وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت نے اتحادی اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا کہ اتحادی تنظیم امن نے آئرلینڈ کو اتحادی اسمبلی کی رکنیت دلانے کی سفارش نہیں کی۔

لاہور ۸ نومبر ملک معظم نے سر عبدالرشید کو لاہور ہائی کورٹ کا چیف جج مقرر کیا ہے۔ سر عبدالرشید پہلے مسلمان اور دوسرے ہندوستانی ہیں۔ جو لاہور ہائی کورٹ کے چیف جج مقرر کئے گئے ہیں۔

لائلپور ۹ نومبر گندم ۔۔۔۰۔۱۰۔۹ ۰۔۱۴۔۹
شکر ۔۔۔۰۔۔۲۴ ۰۔۔۰۔۳۳
گڑ ۔۔۔۰۔۔۲۱ ۰۔۔۔۲۴
گھی دیسی ۔۔۔۰۔۔۱۷۹

لاہور ۹ نومبر سر جمال خاں لغاری نے آل انڈیا مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق اپنے خطابات "سر" اور "خان بہادر" واپس کر دئے ہیں پنجاب لیگ اسمبلی پارٹی کا کوئی رکن اب خطاب یافتہ نہیں رہا۔

پٹنہ ۹ نومبر صوبہ بہار کی کانگرسی وزارت کے سابق رکن مسٹر محمد یونس مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ مسلمان طلبہ کا ایک وفد مسٹر یونس کے ہاں گیا۔ اور ان سے مسلم لیگ میں شامل ہونے کی درخواست کی مسٹر یونس نے طلبہ کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے مسلم لیگ کے حلف نامے پر دستخط کر دیئے۔

مکہ ۹ نومبر شاہ ابن سعود نے آج ایک بیان میں فرمایا۔ کہ ہم عرب لیگ کے پورے طور پر حامی ہیں۔ اور مجھے امید واثق ہے کہ تمام عرب جلد ہی اس کے جھنڈے تلے متحد ہو جائینگے

مدراس ۹ نومبر گورنمنٹ آف انڈیا نے چودہ ہزار ٹن چاولوں کی دوسری قسط پنجاب سے مدراس کے علاقہ کو روانہ کی ہے۔ ان میں سے مدراس کو چار ہزار ٹن ٹراونکور اور میسور کی ریاستوں کو بالترتیب سات ہزار اور تین ہزار ٹن حصہ ملے گا۔

نئی دہلی ۹ نومبر کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں اس مضمون کی قرارداد پیش ہونے والی ہے کہ ۱۸ اور ۲۱ سال کی درمیانی عمر کے ہر صحیح الاعضا نوجوان کے لئے لازمی فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گرد وں نظروں کی کمزوری جیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر ہوتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے

قیمت فی تولہ ۶ ماشہ ۵؍ تین ماشہ بارہ آنے ۱۲؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

ہر مایوس کن مرض کیلئے ہمارے دیرینہ مجربات

طلب کریں

حب سیلان

۳۰ گولیاں ۲۔۴۔۰

مستورات میں متواتر رطوبت کے اخراج کا یقینی علاج ہے حمیدیہ فارمیسی قادیان

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ

کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کرتی ہیں۔ ایک روپیہ ۱۲؍ کی پانچ گولیاں طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah